قرآن کی نظر میں

مستحقین زکوٰۃ

چند مسائل زکوٰۃ و عشر کی تحقیق

تحقیق

سید محمد جمال الدین کاظمی

ناشر :

سید حافظ محمد فاروق انور کاظمی

ناظم اعلیٰ شمس العلوم نصیریہ غوثیہ خواجہ آباد شریف (میانوالی)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں۔

سوال نمبرا (الف) زکوۃ کسے کہتے ہیں اور اسکی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(ب) صدقات فرضیہ سے مراد کون کون سے صداقات ہیں اور ان کے وجوب کی شرائط کیا ہیں؟

سوال نمبر۲ (الف) مصارف زکواۃ کیا ہیں؟ (ب) جو لوگ لنگر خانون کے نام پر زکواۃ، عشر وصول کرتے ہیں کیا لنگر مصارف زکوۃ میں شامل ہو سکتا ہے۔

سوال نمبر۳ کیا لنگر خانوں کے نام پر زکوۃ و عشر کی رقم بٹورنے والوں کی امامت جائز ہے اور ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے کہ نہیں؟۔

سوال نمبر۴ زکواۃ اور عشر کو اپنا حق سمجھنے والے یہی لوگ پیر اور اللہ والے بن کر لوگوں کو بیعت کرتے ہیں کیا ایسے لوگوں کی بیعت کرنا، انکی عقیدت رکھنا اور انہیں مرد صالح سمجھنا جائز ہے؟۔

سوال نمبر۵ (الف) مصارف زکوۃ میں آجکل اہم مصرف کونسا ہے؟ (ب) کیا دینی مدارس کے مہتمم و ناظمین اموال زکواۃ و عشر و دیگر صدقات فرضیہ کو اپنی مرضی اور صواب دید کے مطابق خرچ کرسکتے ہیں اور اس سے اپنی جائیدادیں بناسکتے ہیں۔

(ج) کیا ایسے اموال کے حصول کے لئے بامعاوضہ سفیر رکھنا اور انکو کمیشن دینا جائز ہے؟۔

سوال نمبر۶ قرآن و حدیث کی روشنی میں فضائل زکوۃ واضح فرمادیں۔ نیز زکوۃ نہ دینے والے کا شرعی حکم اور عشر کے چند ضروری مسائل پر روشنی ڈالیں۔

خداوند قدوس آپکا حامی و ناصر ہو اور دین و دنیا کی بھلائی عطا فرمائے، آمین۔

بینوا و توجروا

السائل

ملک محمد اعجاز الحق

تلہ گنگ

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین

تمام حمد و ثنا اسی ذات واحد لاشریک کے لئے ہے جو خالق کل مالک کل اور رازق کل ہے اسی نے انسان کو پیدا فرمایا اور اسے مختلف اقسام میں تقسیم کردیا کوئی توانا ہے کوئی کمزور کوئی صحت مند کوئی بیمار کوئی سالم الاعضاء ہے کوئی معذور کوئی طاقت ور ہے کوئی کمزور کوئی حاکم ہے کوئی محکوم کوئی امیر ہے کوئی غریب کوئی جسیم ہے کوئی لاغر کوئی فقیر ہے کوئی غنی کوئی مالدار ہے کوئی سائل کوئی حکیم ہے کوئی مریض کوئی شریف ہے کوئی شریر کسی کے پیچھے لوگ بھاگتے ہیں اور کسی سے لوگ بھاگتے ہیں کوئی طالب رب ہے کوئی دنیا کے پیچھے رسوائی کا ہار گلے ڈالے اور جھومر ماتھے پر سجائے ہے۔ جس طرف بھی دیکھیں یہ تقسیم نظر آتی ہے۔

رب تو رب تھا اور سب کا رب تھا نہ اسے کوئی کمی تھی اور نہ محتاجی اگر وہ یہ تقسیم نہ کرتا سب کو ایک جیسا بنا دیتا تو اس کے خزانہ میں کوئی کمی تو نہ آجاتی۔

اس کی خالقیت میں کوئی فرق تو نہ آجاتا پھر یہ اونچ نیچ کمی و بیشی کیوں فرمائی؟ یہ سوال بڑا قوی و بامعنی ہے۔ جس کی حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن سوال کے ثقل کے باوجود اسکا جواب آسان ہے۔

رب تعالیٰ ذات و صفات کے اعتبار سے قائم و دائم ہے۔ اسکی ذات و صفات واجب ہیں۔

کسی کے ماننے یا انکار سے نہ اس کی ذات میں کوئی فرق پڑتا ہے۔ اور نہ صفات کمزور ہوتی ہے وہ ملائکہ کو تخلیق کر کے بھی خالق تھا اور لوح و قلم کو وجود عطا کر کے بھی خالق وصانع تھا۔ زمین و آسمان جن و بشراور چرند پرند اگر پیدا نہ فرماتا تو بھی اس کی خالقیت میں فرق نہ پڑتا۔ اس کی قدرت کاملہ سے اتنا عظیم کام صرف کن فیکون

Scanned by CamScanner

سے مکمل ہوگیا لیکن ایک طویل ترین مدت اور بے شمار مخلوق پیدا کرنے میں کچھ مصالح اور حکمتیں بھی تھیں اور یہ دیکھنا مقصود تھا کہ کون شاکر ہے اور کون منکر کیونکہ جنت و دوزخ کا عظیم ترین نظام زبردست عدل کا متقاضی تھا۔ شاکر بندوں کو جنت اور منکرین (ناشکروں) کو دوزخمیں بھیجنے کے لئے دنیا میں امتحان ضروری تھا تاکہ یہ سارا سلسلہ عدل و انصاف کے مطابق انجام پائے الذی خلقَ الموتَ والحیوۃَ لیبلوکم ایکم احسنَ عملاً اسی لئے کسی کو غنی بنایا اور کسی کو فقیر و مسکین تمام مخلوق کو رزق عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ لیکن حصول رزق و غناء کے اسباب و ابواب مختلف بنائے رزق اور نعمتوں پر اپنی بالادستی قائم رکھنے کے لئے انسانوں کو امیر و غریب کے درجوں اور طبقوں میں تقسیم فرمادیا۔ اور یہ حکم صادر فرمایاوفی اموالِھِم حقٌ معلومٌ للسائلِ والمحروم امراء کے مالوں میں سائل و محروم کا حق ہے اور یہاں حق فرماکر اسے فرض کا درجہ دے دیا۔ ویسے تو صدقات فرضیہ کی گیارہ قسمیں ہیں لیکن ان میں زکوۃ و عشر کو فرض عین کا درجہ اس لئے دے دیا تاکہ محروم مخلوق کو مستقل محرومی اور ذلت سے بچایا جائے تاکہ وہ بھکاری بن کر در در کی ٹھوکریں نہ کھاتے پھریں اور زندگی کے سانس پورے کرنے کے لئے کہیں غیر مسلموں کے آگے دست سوال دراز کر کے اسلام کی عزت کو سر عام نیلام نہ کرتے پھریں اور اسلام کی تذلیل و تحقیر کا باعث نہ بن جائیں۔ مستقل تفریق یوں پیدا نہ ہوجائے کہ اخوت کے رشتوں کے بال و پر بکھر جائیں۔ پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے وہ چور ڈاکو نہ بن جائیں اور نہ ہی وہ تمام اقدار کو پاؤں تلے روندتے ہوئے معاشرے کے ناسور بن جائیں۔ دوسری سمت اسی فقر کو محروم و فقیر کے لئے فقر محبوب وفقر مغضوب بنادیا۔ کہ اگر فقیر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی اور اس فقر پر شاکر ہے تو وہی فقر فقر محبوب اور وہی فقیر اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اس پر اخروی انعامات میں جنت کے علاوہ سب سے بڑا انعام یہ فرمایا کہ وہ عام ایمان داروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائے گا اور اس کا حساب و کتاب بھی نہ ہوگا۔

Scanned by CamScanner

فقر مغضوب یہ ہے کہ کوئی فقیر اپنے فقر کو ناپسند کرتا ہو اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرے اور اپنی حالت فقر کو کوستا رہے ایسے فقیر کو نہ دنیا میں کچھ ملا نہ آخرت میں اس کا کوئی حصہ ہوگا۔

فقر کی کچھ اقسام بھی ہیں۔

۱۔ فقر اختیاری حقیقی۔

۲۔ فقر اضطراری حقیقی۔

۳۔ فقر قولی غیر حقیقی۔

۱۔ فقر اختیاری حقیقی۔

یہ قسم صرف آقا نام دار صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے متبعین اور اولیاء کاملین کے فقر کی ہے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اختیاری تھا اور حقیقی بھی تھا۔ حضور علیہ السلام کل کائنات کے لئے نعمتیں تقسیم فرمانے والے ہیں۔ لاکھوں کروڑوں درھم آپ کے پاس آتے لیکن آپ وہ سب کے سب مستحقین میں تقسیم فرمادیتے اور اپنے لئے کچھ بھی نہ چھوڑتے یونہی آپ کے بے شمار ارشادات گرامی ہیں کہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چل رہے ہوں مجھے زمین و آسمان کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں لیکن مجھے فقر پسند ہے اور مجھے فقر پر فخر ہے میں چاہتا ہوں کہ میں فقیر رہوں اور فقیروں کے گروہ کے ساتھ اٹھایا جاؤں یہ فقر اختیاری کی وضاحت تھی لیکن یہ حقیقی کیسے تھا وہ یوں کہ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کئی کئی دنوں تک چولہے میں آگ نہیں جلتی تھی آپ دنیا سے رخصت ہوگئے لیکن آل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پیٹ بھر کر جو کی روٹی بھی نہ کھائی یہ فقر اختیاری حقیقی تھا۔

۲۔ فقر اضطراری حقیقی۔

فقر اضطراری حقیقی یہ ہے کہ فقیر فی الواقع نادار و مفلس ہو لیکن اس میں اس کا

Scanned by CamScanner

کوئی اختیار بھی نہ ہو خواہش کے باجود بھی وہ غنی نہ بن سکے بلکہ انھی حالات سے دوچار رہے ایسا شخص ہی زکوۃ و صدقات لینے کا مستحق ہے قرآن پاک میں ایسے لوگوں کو ہی فقیر کہا گیا ہے ایسا فقیر ہاشمی قریشی نہ ہو تو مصارف زکوۃ میں یہی مطلوب و مقصود ہے۔

۳۔ فقر قولی غیر حقیقی۔

کچھ لوگ اپنے نام کے ساتھ فقیر لکھتے ہیں فقیر کہلوانا پسند کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود غنی ہوتے ہیں۔ فقیر کہلوانا محض تواضع و انکساری کی وجہ سے پسند کرتے ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فقر کو پسند فرمایا ہے اس لئے صوفیائے کرام اور سرکار کے عشاق اپنے آپ کو فقیر کہلانا پسند کرتے ہیں ان میں اکثریت درگاہوں کے سجادہ نشین حضرات کی ہوتی ہے۔

چونکہ ایسے لوگ غنی ہوتے ہیں فقر کی صرف نسبت سے وہ مستحق زکوۃ وصدقات نہیں بنتے ان کو زکوۃ عشر اور دیگر صدقات فرضیہ نہ تو دینا جائز ہے اور نہ ان کو لینا روا ہے وہ خود زکوۃ عشر اور صدقات فرضیہ دینے والے ہیں یہ صدقات دینا ان پر مالدار (صاحب نصاب) ہونے کے باعث فرض ہیں دینے کی بجائے کسی حیلے بہانے سے لینا بہت بڑی بد دیانتی اور ظلم عظیم ہے ایسے لوگ اگر کسی بھی حیلہ بہانہ سے زکوۃ عشر لے رہے ہوں تو وہ حرام خوری کے مرتکب حدود اللہ کو پامال کرنے اور مال غیر کھانے کے باعث ظالم وفاسق ہیں نہ وہ فقیر ہیں اور نہ ہی پیر بلکہ فقیروں مسکینوں یتیموں بیواؤں کا مال کھانے کے باعث اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ اور اللہ تعالیٰ کے غیض و غضب کا شکار ہیں۔

فقر حقیقی اضطراری کی پھر دو قسمیں ہیں۔

۱۔ فقر ظاہری

۲۔ فقر مخفی

Scanned by CamScanner

۱۔ فقر ظاہری۔

یہ ہے کہ اب فقیر جسکی حالت فقیرانہ ہو اور اسکے فقر سے لوگ واقف ہوں یا اسکی ایسی حالت فقر واضح ہو جس سے اکثر لوگوں کو اس کی غربت کا علم ہو۔

۲۔ فقر مخفی۔

اسی کو "فقر غیور" بھی کہا جاتا ہے سخت مفلس ہو گھر میں فاقے ہوں لیکن عزت نفس کے تحفظ کے باعث نہ تو سوال کرسکتا ہو اور نہ کسی کو اپنی حالت بتا سکتا ہو لیکن بھوک افلاس اس کے چہرے اور رنگت سے عیاں ہوں اضطراب باطنی کی علامات اس کے چہرے پر نمایاں ہوں فقراء میں سب سے زیادہ مستحق ایسے ہی لوگ ہیں ایسے لوگوں کو صدقات ایسی صورت میں مسلمانوں کو پہنچانا ضروری ہیں جن میں صدقہ کا ذکر نہ ہو تاکہ انکی عزت نفس مجروح نہ ہو دینے والے کی نیت ہی صدقات و زکوۃ کی ادائیگی کے لئے کافی ہو انسانوں کو غنی و فقیر مالدار و مسکین میں تقسیم فرماکر ہر ایک کا امتحان لیا اور مال جیسی محبوب چیز کے ذریعے امتحان لیکر کامیاب ہونے والے کو جنت کا مژدہ سنایا اپنا قرب عطا فرمایا اور اور اپنا پسندیدہ انسان بنایا۔

غور فرمائیں کہ اگر کل مال سے فقراء و مساکین کا حصہ ادا کردیا گیا تو یہی مال کی زکوۃ ہے اور اسی سے سارا مال حلال اور پاک ہوجاتا ہے لیکن اگر مال زکوۃ سارے مال میں شامل رہا تو سارا مال حرام اور ناپاک ہے اس طرح صاحب مال حرام کھارہا ہے ایسا مال کھانے کے باعث جس کی زکوۃ نہ دی گئی ہو کھانے والے کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی عبادت۔ یونہی وہ مال دار پیر حضرات جو لوگوں سے اموال صدقات فرضیہ لیکر اپنے مال مین شامل کردیتے ہیں اس سے سارا مال حرام ہوجاتا ہے پھر وہی مال خود کھاتے ہیں اپنے بچوں اور پیارے معتقدین مریدین کو کھلاتے ہیں اسی مال سے عرس کراتے ہیں اس ساری حرام خوری کا وبال اسی پیر پر ہے جس نے حرام مال لیا اور سب کو حرام مال کھلایا نظام زکوۃ و صدقات اللہ تعالیٰ کا عائد کردہ وہ فریضہ ہے جس کو اسنے اپنے محتاج مفلس' معذور درماندہ خاک نشین بندوں کی زندگی قائم

Scanned by CamScanner

رکھنے کے لئے بنایا ہے اور اسے اتنی اہمیت دی کہ مالی عبادتوں میں وہ سب سے زیادہ اہم ہے قرآن پاک میں جہاں جہاں نماز کا حکم ہے ساتھ ہی زکوۃ کا حکم ہے اللہ تعالی نے ان بے آسرا لوگوں کا اتنا خیال فرمایا کہ زکوۃ کو دین کا رکن بنادیا جو زکوۃ نہ دے گا وہ نہ تو کامل مسلمان بن سکتاہے اور نہ ہی پرہیزگار و متقی بن سکتا ہے آپ کیا اس بات کو تسلیم کرلیں گے کہ پاکستان میں رہنے والے بے شمار لوگ زکوۃ کو اس طرح جانتے بھی نہیں ہیں کہ وہ ہم پر فرض ہے اور اس کی ادائیگی کیے بغیر ہم مسلمان نہیں بن سکتے۔

اور

کیا اس بات کو بھی آپ تسلیم کرلیں گے کہ زکوۃ اور صدقات فرضیہ جن کے مصارف اللہ تعالی نے خود مقرر فرمادیئے ہیں تاکہ کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے اور یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاے کہ یہ وہی لوگ ہیں جو مستحق زکوۃ و صدقات فرضیہ ہی ہیں اور جن کو زکوۃ نہ دی جائے تو زکوۃ ادا نہیں ہوتی کچھ بین الاقوامی بھکاری اور سفید پوش گداگر محض اللہ تعالی کی اس محتاج مخلوق کا حق حیلوں بہانوں سے اپنے لئے وصول کرتے ہیں اور اللہ تعالی کی محتاج اور بھوک سے تڑپتی مخلوق کے حقوق اپنے اثرورسوخ سے حاصل کرکے محتاجوں پر ظلم کے پہاڑ توڑتے اور اپنی اولادوں کے لئے زمینیں کوٹھیاں اور کاریں خریدتے ہیں بھوکے کے منہ سے خشک نوالہ نکال کروہ اپنے جھنم بھرتے اور شداد کی جنتیں آباد کرتے ہیں۔

کیا یہ بھی آپ تسلیم کرلیں گے کہ اکثر لوگ اللہ تعالی کے صریح احکام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایسے لوگوں کو اموال زکوۃ دیتے ہین جس سے وہ خود تارک زکوۃ ہو کر دوزخ کے مستحق ہوجاتے ہیں۔

کیا یہ بھی آپ تسلیم کرین گے کہ ان نام نہاد مذہبی پیشواؤں جن پر زکوۃ دنیا میں فرض ہے کبھی زکوۃ نہیں دیتے بلکہ زکوۃ لے کر ظلم عظیم کے مرتکب ہوتے ہیں اگر میری بات پر کسی کو یقین نہ آئے تو تجربہ کرکے خود دیکھ لیں کیا ایسے لوگوں کی

Scanned by CamScanner

تابعداری کو اللہ تعالیٰ کی رضاء کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے کیا وہ اپنے مریدین کو فرائض کا تارک بنا کر انہیں جنت لے جائیں گے۔ فقراء و مساکین کے کفن بیچ کھانے والے کیا ولی اور عالم دین کہلانے کے مستحق ہیں۔

دیکھئے سمجھئے پہچانئے اور سچے جھوٹے کی تمیز کیجئے ہر قباپوش کے پیچھے پڑ کر دوزخ مت خریدیئے۔ (فاعتبروایااولی الابصار)

زکوۃ عشر اور دیگر صدقات فرضیہ کو فقراء مساکین مقروض مسافر اور مجاہد کی ملکیت میں دیکر زکوۃ عشر کی ادائیگی کو یقینی بنائیں اگر ان پانچ قسم کے لوگوں کے ہاتھ میں اپنے مال زکوۃ عشر نہ پہنچائے تو آپ کس بھی اور آدمی کو اموال زکوۃ عشر دینے سے زکوۃ اداکرنے والے نہیں بنتے بلکہ تارک اور نہ دینے والے رہیں گے منہ ملاحظہ اور کسی پیر فقیر کو راضی کرنے کے لئے اگر آپ نے مال زکوۃ و صدقہ اسے دیا جو ان پانچ لوگوں میں شامل نہیں ہیں تو آپ تارک زکوۃ بن کر بدترین گناہ گار او راسلام کی نظر میں قتل کئے جانے کے مستحق ہین ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مسلمان کی حیثیت سے قبول نہیں فرماتا۔

خدا کا خوف کرو دوزخ کی آگ کا ایندھن نہ بنو اور صدقات کو ضائع نہ کرو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھ جیسے گناہ گار کو اپنی عاجز و درماندہ مخلوق کی وکالت کا شرف بخشا ہے اور تمام دنیاوی تعلقات کو پس پشت ڈال کر میں نے محض اس کی رضا کی خاطر کلمہ حق آپ تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ میری اس کوشش کو قبول فرمائے اور میرا خاتمہ بالخیر فرمائے۔

میں حضرت علامہ مفتی محمد طیب ارشد صاحب اور علامہ عبدالباقی صاحب شیخ الحدیث قمرالعلوم فریدیہ کراچی کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے اس تحریر میں میرے ساتھ تعاون فرمایا۔

بندہ عاجز

سید محمد جمال الدین کاظمی

آغا خان دسپنسری کراچی ۲۵ مئی ۱۹۹۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین

صورت مسئولہ کے تمام سوالوں کا بالترتیب جواب تحریر کرنے سے پہلے مسئلہ زکوۃ کی اہمیت اور دور حاضر میں اس سے غفلت اور جہالت کے متعلق چند کلمات تحریر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

مقدمہ : زکوۃ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن اور حقوق اللہ میں ہونے کی وجہ سے فرض ہے۔

اسکی ادائیگی کے لئے مخصوص شرائط ہیں اور اسکی وصولی بھی مخصوص شرائط کے تحت ہوتی ہے۔ لیکن زکوۃ کے وجوب کی صورتوں اور اس کی ادائیگی (وصولی) کی شرائط کو اکثر لوگ غلفت لاعلمی یا محض لالچ کی وجہ سے ملحوظ نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ غالبا" یہ بھی ہوسکتی ہے کہ آسان اور سادہ طریقہ سے زکوۃ کے ضروری مسائل کو اردو میں یکجا نہیں کیا گیا۔ ہم سائل محترم کے شکر گزار ہین جنھوں نے زکوۃ عشر کے اکثر اور اہم مسائل کو یکجا ذکر کرنے کا موقع فراہم کر کے عامتہ المسلمین پر احسان فرمایا ہے۔

فجزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین

الجواب فمنہ الصدق والصواب.............

سوال نمبر1 (الف) زکوۃ کسے کہتے ہیں؟

الجواب : مال معلوم (نصاب) میں سے مخصوص مال اپنی ملکیت سے زکوۃ کی نیت سے نکال کر کسی فقیر مسکین کی ملکیت میں دینا۔

وفی الشرع عبارۃ عن ایتاء مال معلوم فی مقدار مخصوص (الجوہرہ ص ۱۳۸/۱)

Scanned by CamScanner

درمختار ۲/۲) شریعت میں زکوۃ مال معلوم سے مقدار مخصوص کے دینے کو کہتے ہیں (بحر ج۲/۲۶) واضح ہے کہ مال کا دینا اگر ایسا نہ ہو تو وہ شرعاً" ہرگز زکوۃ نہ ہوگا۔ بلکہ نفلی صدقہ بن جائے گا جس سے زکوۃ کی فرضیت ہرگز ادا نہ ہوگی۔ تفصیل آنے والے سوالات کے جواب میں ذکر ہوگی۔

زکوۃ کی شرعی حیثیت

زکوۃ اسلام کا رکن اور صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے اس کا منکر کافر ہے اور اس کا تارک "مانع" نہ دینے والا۔ گناہ گار اور مستحق قتل ہے

دلائل : اما صفتها فهي فريضة محكمة يكفر جاهداها و يقتل مانهما۔

(فتاویٰ عالمگیری ص ۱/۱۷۰ هدایہ ج ۱/۱۶۸ مبسوط ۲/۱۴۹)

ای فريضة محكمة ثبتت فرضيتها بالكتاب والسنة المتواترة والاجماع المتواتر الكتاب فقوله تعالىٰ واقيموا الصلوة واتوالزكوة اما السنة فقوله عليه السلام بنى الاسلام على خمس الحديث والاجماع منعقد على فرضيتها من الدن رسول الله الى يومنا :

دلائل۔ الجوہرۃ النیرہ ج۱/۱۳۸ البحر الرائق ج۲/۲۰۲ بدائع الصنائع ج۲/۲ هدایہ ۱۲۸

(ب) صدقات فرضیہ سے مراد کونسے صدقات ہیں؟

شرع شریف کی اصطلاح میں صدقہ مالی ہر اس مال کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے خرچ کیا جائے۔ اگر محض ثواب کی نیت سے خرچ کیا جائے تو یہ صدقہ نفلی ہوگا۔

اگر صدقہ اللہ تعالیٰ یا حضور علیہ الصلوۃ السلام کے حکم سے ہو۔ یا کوئی شخص اپنے اوپر خود لازم کرے تو وہ "صدقہ فرضیہ یا صدقہ واجبہ کہلاتا ہے"

صدقات فرضیہ گیارہ قسموں پر مشتمل ہیں۔

۱۔ زکوۃ ۲۔ عشر ۳۔ صدقہ فطر

۴۔ ماہ رمضان کے روزہ رکھنے کی طاقت سے مستقل محروم ہوجائے تو صدقہ روزہ

Scanned by CamScanner

۵۔ صدقہ قربانی ۶۔ صدقہ نذر معین ۷۔ صدقہ کفارہ قسم

۸۔ صدقہ کفارہ روزہ ماہ رمضان ۹۔ صدقہ کفارہ ظہار

۱۰۔ صدقہ کفارہ جنایات حج ۱۱۔ صدقہ کفارہ قتل بالخطاء

مذکورہ صدقات کی فرضیت و وجوب پر آیات و احادیث اور اجماع جیسے روشن اور مضبوط دلائل موجود ہیں۔

صدقات واجبہ کے وجوب کی شرائط

تمام صدقات واجبہ کے وجوب کی مشترکہ شرط ایک ہے اور وہ ہے "**مکلف** کا مسلمان ہونا"

البتہ انفرادی شرائط متعدد و مختلف ہیں۔

چنانچہ زکوۃ کے وجوب کے لئے آٹھ شرائط ہیں اور عشر کے وجوب کے لئے دو شرطیں ہیں۔

زکوۃ کے وجوب کی شرائط کی تفصیل

اعلم ان شرائط الزکوۃ ثمانیہ خمستہ فی المالک وھوان یکون حرا" بالغا" مسلما" عاقلا" وان لایکون لاحد علیہ دین وثلاثتہ فی المملوک وھوان یکون نصابا" وحولا" کاملا" وکون المال اماسائما" اوللتجارۃ (الجوھرۃ النیرہ ۱۳۹)

ترجمہ : زکوۃ کے وجوب کی آٹھ شرائط ہیں ان میں سے پانچ شرطیں مالک سے تعلق رکھتی ہیں اور تین کا تعلق مال کے ساتھ ہے مالک کے لئے پانچ شرائط یہ ہیں۔ آزاد' بالغ' مسلمان' سمجھدار' ہو اور اس پر کسی کا قرض نہ ہو مال کے لئے تین شرائط یہ ہیں۔ نصاب کامل ہو اس پر ایک سال مکمل گزر چکا ہو وہ مال تجارت کے لئے ہو یا اونٹ گائے بھینس بکری بھیڑ کی صورت میں ہو۔

عشر کے وجوب کی شرائط

عشر کے وجوب کے لئے نصاب اور مالک کا عاقل بالغ اور حر ہونا شرط نہیں ہے قال

Scanned by CamScanner

ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قلیل ما اخرجتہ الارض وکثیرۃ العشر وفیہ اشارۃ الیٰ انہ لایلتفت الی المالک سواء کان بالغا" او صبیبا" اور مجنونا اور عبدا" او کانت الارض وقفا" الی الرباطات او المساجد اور المدارس (الجوہرہ صفہ ۱/۱۵۲)

ترجمہ : سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نے فرمایا زمین کی پیداوار کم ہو یا زیادہ اس میں عشر واجب ہے شارح فرماتے ہیں کہ اس میں اشارہ ہے کہ مالک کو نہ دیکھا جائے گا کہ وہ بالغ ہے یا نابالغ صحیح عقل رکھتا ہے یا پاگل ہے آزاد ہے یا غلام ہے یونہی زمین کسی شخص کی ملک ہے یا مسافر خانے مسجد یا مدرسہ کے لئے وقف ہے اس کی پیداوار میں بہرحال عشر واجب ہوگا زکوۃ عشر اور تمام صدقات واجبہ کی مشترکہ شرائط تملیک اور نیت ہیں۔

تملیک : (مستحق کو مالک بنانا) زکوۃ اور عشر کی بنیادی شرط ہے اس لئے فقہاء نے اللہ تعالیٰ کے فرمان و اتوالزکوۃ سے تملیک کی فرضیت ثابت کی ہے یعنی جس طرح زکوۃ فرض ہے اسی طرح اس کی ادائیگی کے لئے تملیک بھی فرض ہے زکوۃ کی ادائیگی کے لئے دوسری شرط نیت ہے۔ ولا یجوز اداء الزکوۃ الابنیتہ مقارنتہ لا داء او مقارنتہ العزل المقدار الواجب لان الزکوۃ عبادتہ فکان من شرطھا" النیتہ کالصلوۃ والصوم (درمختار ج ۲/۱۱) والا صل فی النیتہ الاقتران (الجوہرۃ النیرہ ۱۴۱' بدائع الصنائع ۳۹/۲ ہدایہ ج ۱/۱۷۰' فتاویٰ عالمگیری ۲/۱۷۰)۔

ترجمہ : زکوۃ کی ادائیگی نیت کے بغیر جائز نہیں ہے اور نیت یا تو ادائیگی کے وقت ہو یا کل مال سے زکوۃ کا مال علیحدہ کرتے وقت ہو کیونکہ زکوۃ عبادت ہے تو نماز روزہ کی طرح اس کے لئے بھی نیت شرط ہے اور اصل نیت تو یہ ہے کہ زکوۃ دیتے وقت نیت کرے یا زکوۃ کل مال سے منہا کرتے وقت کرے نیت زکوۃ کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔

سوال نمبر۲ (الف) مصارف زکوۃ کیا ہیں؟

Scanned by CamScanner

الجواب : زکوۃ عشر اور تمام صدقات واجبہ کا مصرف (خرچ کرنے کی جگہ دراصل مستحق اشخاص ہیں جن کا تعین اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمادیا ہے اور انما سے حصر فرمادی ہے کہ ان لوگوں کے علاوہ زکوۃ عشر اور دیگر صدقات فرضیہ کا نہ توکوئی مستحق ہے اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی کو دینا جائز ہیں۔

صدقات فرضیہ کی بنیادی شرط (تملیک) ہے لہٰذا مصارف زکوۃ و عشر اور باقی صدقات فرضیہ کا ان ہی لوگوں کو مالک بنانا ضروری ہے اگر اموال صدقات فرضیہ کا ان لوگوں کو مالک نہ بنایا گیا تو ادائگی نہ ہوگی

ارشاد ربانی ہے۔ انما الصدقاتُ للفقراءِ والمساکین والعاملینَ علیھا والمولفۃِ قلوبھم وفی الرقابِ والغارمینَ وفی سبیلِ اللہِ وابن السبیل فریضۃٌ من اللہِ واللہُ علیمٌ حکیمٌ۔

ترجمہ : صدقات تو صرف حق ہے غریبوں کا اور محتاجوں کا اور جو کارکن ان صدقات کی وصولی پر متعین ہیں اور جنکی دلجوئی کرنا ہے اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرضداروں کے قرضہ میں اور جہاد میں اور مسافروں میں یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقررہ اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والا بڑی حکمتوں والا ہے۔

لیکن دور حاضرہ میں صدقات واجبہ کے مصارف فقراء، مساکین ، مقروض مجاہد اور مسافر ہیں ------ جبکہ ----- تین اقسام ----- عاملین ۔ مولفتہ القلوب اور غلام چونکہ اس دور مین موجود نہیں اس لئے مصارف زکوۃ مذکورہ پانچ قسم کے لوگ ہوں گے لہٰذا زکوۃ عشر اور تمام صدقات واجبہ مسلمان فقراء، مساکین، مقروض، اور راہ خدا مین جہاد کرنے والے اور مسافر کے ہاتھ میں دینے یا ان کے وکیل، متولی کے ہاتھ میں دینے سے صدقات کی فرضیت، وجوب ادا ہوگا۔

(ب) ۔ کچھ لوگ لنگر خانوں کے نام پر زکوۃ، عشر وصول کرتے ہیں کیا لنگر مصارف زکوۃ میں شامل ہو سکتا ہے؟

زکوۃ و عشر اور دیگر صدقات واجبہ کا مصرف صرف فقیر، مسکین، مقروض مجاہد اور

Scanned by CamScanner

مسافر ہے۔
مفسرین کرام۔ فقہاء عظام رحمھم اللہ تعالیٰ نے فرمان خداوندی واتوالزکاۃ سے زکوۃ کی ادائیگی کے لئے تملیک ثابت کی ہے یعنی جسطرح زکوۃ و عشر فرض ہیں اسی طرح ان کی ادائیگی میں تملیک (مستحق شخص کو مالک بنانا بھی فرض ہے) اس لئے فقہاء کرام نے تصریح فرمائی کہ (خانقاہوں اور درباروں) کے لنگر میں زکوۃ و عشر اور صدقات واجبہ دینا جائز نہیں ہے۔ اس طرح جہاں بھی تملیک کے معنی نہ پایا جائے وہاں زکوۃ عشر دینا جائز نہیں ہے۔ مثلاً مسجد، دربار، مسافر خانہ سر راہ کنواں کھدوانا نلکا وغیرہ لگوانا یونہی سید، قریشی، ہاشمی اگرچہ فقیر ہو اور مالدار شخص کو زکوۃ عشر دینا شرعاً" جائز نہیں ہے۔ ولھذا لایجوز اطعامھا بطریق الاباحتہ (الجوھرہ ص ۱/۱۵۷)
ترجمہ۔ زکوۃ عشر سے عام کھانا (لنگر) جائز نہیں ہے۔ دیگر ازیں جو درویشان لنگر وغیرہ کی خدمت میں ہوا کرتے ہیں ان کی حیثیت ذاتی ملازم جیسی ہے۔ ان پر صدقات فرضیہ میں سے کوئی چیز جائز نہیں ہے۔
وکذالک اذا اشتری بالزکوۃ طعاما فاطعم الفقراء غداء و عشاء ولم یرفع عین الطعام الیھم لایجوز لعدم الملک۔ بدائع الضائع ج ص ۳۹/۲ رد مختار ص ج /۶۸ بحرالرائق ۲۴۳)
ترجمہ۔ زکوۃ وعشر کے مال سے اگر کھانا تیار کر کے فقراء کو صبح و شام کو کھلایا اور بعینہ مال زکوۃ وعشر فقراء کو نہیں دیا تو تملیک نہ ہونے کی وجہ سے زکوۃ عشر ادا نہ ہوا۔
لہٰذا بحکم شریعت مطہرہ درباروں کے لنگر مصارف زکوۃ میں شامل نہیں ہیں ان لنگرخانوں میں زکوۃ عشر دینا جائز نہیں ہے یہ شرعی حکم معلوم ہوجانے کے باوجود اگر کوئی صاحب نصاب زکوۃ یا عشر صدقات واجبہ درباروں کے لنگر میں دے تو شرعاً اس پر سے زکوۃ وعشر کا فرض اور دیگر صدقات واجبہ کا وجوب ادا نہیں ہوتا بلکہ زکوۃ عشر کی ادائیگی بدستور اس کے ذمہ باقی رہتی ہے جب شرعاً ثابت ہے کہ زکوۃ عشر لنگر عام میں خرچ کرنا جائز نہیں ہے تو جو لوگ یہ شرعی حکم معلوم ہونے کے باوجود لوگوں سے دربار کے لنگر کے لئے زکوۃ عشر وصول کریں تو وہ تین گناہوں کے، مرتکب ہو کر بہت

Scanned by CamScanner

بڑے ظالم بن جاتے ہیں اور وہ تین گناہ یہ ہیں۔

1دربار یا خانقاہ کے لنگر میں (یا جہاں بھی تملیک نہ پائی جائے) زکوۃ عشر خرچ کرنے سے زکوۃ عشر کی فرضیت ادا نہیں ہوتی تو لنگر کے لئے زکوۃ عشر وصول کرکے اس نے مسلمان کو زکوۃ عشر جیسے فرض کی ادائیگی سے محروم کرکے ان کی آخرت تباہ کردی ان کی زکوۃ ادا نہ ہوئی اور جس نے زکوۃ نہ دی اس کی نماز نہیں ہوتی اس طرح اس کو اس کی لاعلمی کی وجہ سے تارک نماز و تارک زکوۃ بناکر دوزخ کا ایندھن بنادیا۔

۲ زکوۃ عشر سے لنگر پکانا شرعاً" جائز نہیں اور اس نے زکوۃ عشر کو لنگر میں استعمال کرکے شرعاً" ناجائز کام کیا اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کی خلاف ورزی کا ارتکاب کیا اور اللہ تعالیٰ کے احکام سے تجاوز کرکے اللہ تعالیٰ کے احکام کی شان کم کی اور احکام الٰہی سے واضح طور پر روگردانی کی۔

۳۔ جب شرعاً" ثابت ہے کہ زکوۃ عشر لنگر عام میں جائز نہیں تو لنگر کے لئے کسی سے زکوۃ عشر سوال کرنا ایک مسلمان کو ناجائز کام کی دعوت دینا ہے حالانکہ ناجائز کام پر شکریہ ادا کرنا یا لنگر کے لئے زکوۃ عشر وصول کرکے زکوۃ عشر دینے والے کے لئے دعا کرنا شرعاً" کفر ہے علماء علم العقائد اور فقہاء کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ حرام وناجائز کام کے ارتکاب یا اس کی تکمیل پر بسم اللہ' الحمد اللہ' پڑھنا۔ یا اسے حرام ناجائز سمجھتے ہوئے داد تحسین دینا حوصلہ افزائی اور امتنان وتشکر کے الفاظ ادا کرنا "کفر" ہے لہٰذا جو لوگ درباروں کے لنگر کے نام پر زکوۃ عشر وصول کرتے ہیں یا ان کے وہ ایجنٹ وگماشتے صوفی و درویش جو ان لوگوں کے لئے زکوۃ عشر جمع کرتے ہیں وہ مندرجہ بالا گناہوں کے مرتکب ہوکر بہت بڑے ظالم بن جاتے ہیں ان پر کفر کا بھی خطرہ ہے۔

سوال نمبر۳ کیا ایسے لوگوں کی امامت جائز ہے اور ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

دربار کے لنگر خانے کے نام پر زکوۃ وعشر وصول کرنے والے لوگ شرعاً" ظالم وفاسق ہیں جبکہ نماز پنجگانہ نماز عیدین جمعہ کی امامت ایک عظیم محترم منصب ہے

اس منصب کا شرعاً اہل وہ شخص ہے جو علم و زہد وتقویٰ اور اخلاق حسنہ جیسی صفات سے موصوف اور صبر وتوکل کا حامل ہو۔

لنگر عام کے نام پر لوگوں کے اموال زکوۃ وعشر وصول کرنے والا خود گناہ کا مرتکب اور دوسروں کو گناہ (ترک اداء فرض زکوۃ وعشر) کے دلدل میں داخل کرنے والا ظالم فاسق ہوتا ہے۔ اور ظالم فاسق منصب امامت کے اہل نہیں اور نہ ہی ان کے پیچھے نماز ابتدا" جائز ہے (یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو تارک زکوۃ میں پہلے تفصیل حکم گزر چکا ہے)۔

سوال نمبر۴ کچھ ایسے لوگ پیر اور اللہ والے بن کر لوگوں کو بیعت کرتے ہیں کیا ایسے لوگوں کی بیعت' ان کی عقیدت رکھنا اور انھیں نیک آدمی سمجھنا شرعاً" جائز ہے۔

شرع اسلامی میں بیعت ثابت ہے جس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے اسے شیخ طریقت اور پیریا اللہ والا کہا جاتا ہے۔ شیخ طریقت یا پیریا اللہ والا ہر شخص نہیں ہوسکتا بلکہ شیخ پیر اور اللہ والے کی تعریف کتب تصوف کتب علم العقائد اور کتب علم اللغۃ میں یہ ہے۔

الشیخ من یحیی السنۃ ویمیت البدعۃ ویکون افعالہ واقوالہ حجۃ للناس

ترجمہ :۔ شیخ (پیر وہ شخص ہے جو سنت کو زندہ کرے بدعت کو ختم کرے اور (شریعت کا اس طرح اتباع کرنے والا ہو کہ) اس کا قول اور فعل لوگوں کے لئے حجت (دلیل) ہو۔

قال سلطان العارفین ابی یزید البسطامی رحمۃ اللہ علیہ لونظرتم الی رجل اعطی من الکرامات حتی تربع فی الھوی فلا تغتروابہ حتی تنظر واکیف تجدونہ عند الامر والنھی وحفظ الحدود واداء الشریعۃ (طریقہ محمدیہ ص ۱۲۱)

ترجمہ :۔ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اگر تم نے ایسے شخص کو دیکھا کہ اسے اتنی کرامات دی گئی ہیں کہ وہ ہوا میں آلتی پالتی مار کر

Scanned by CamScanner

بیٹھا ہو تو تم اس کی اس حالت سے دھوکا نہ کھاجاؤ حتی کہ تم دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام میں کیا ہے احکام خداوندی بجا لانے اور نہ بجالانے والوں کے متعلق اور حدود اللہ کے تحفظ اور احکام شریعت ادا کرنے جو شخص پیری مریدی کو کاروبار سمجھتا لنگر کے نام پر زکوۃ عشر وصول کرکے شرع شریف کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہو ایسا شخص مشائخ طریقت پیران عظام کے گروہ میں شمار نہیں ہوسکتا بلکہ وہ اسلام' مسلمانوں اور خود کو دھوکہ' فریب دینے والا ہے ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت کرنا فسق وفجور میں اس کی اعانت کرنا ہے لہٰذا زکوۃ وعشر خور کے ہاتھ پر بیعت کرنا اسے پیر یا اللہ والا سمجھنا شرعاً" جائز نہیں ہے اور ایسے شخص کے ساتھ میل ملاپ رکھنا اس کا ادب واحترام کرنا شرعاً" جائز نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت کرنا شیطان کی بیعت کے مترادف ہے۔

اسی چیز کے متعلق حضرت سید علی ہجویری (داتا گنج بخشؒ) اپنی شہرہ آفاق تصنیف کشف المحجوب میں اپنے زمانے کے حالات کا تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہے۔ کہ "خداوند بزرگ وبرتر نے ہمیں اس زمانے میں پیدا کیا ہے جب لوگوں نے حرص وہوس اور لالچ کا نام شریعت' تکبر اور جاہ وریاست کی طلب کا نام عزت' اور علم ریائے خلق (دنیا سے دھوکا کرنے) کا نام خوف الٰہی' دل میں کینہ چھپائے رکھنے کا نام حلم تحمل' لڑائی جھگڑے کا نام بحث مباحثہ' طبیعت کے ہذیان کا نام معرفت' نفسانی خواہشوں اور دل کی باتوں کا نام محبت' خدا کے راستے سے بھٹکنے اور بے دین ہونے کا نام فقر' اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے کا نام فنا فی اللہ اور ترک شریعت کا نام "طریقت" رکھ لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (القران)

ترجمہ :- ظالم لوگوں کے ساتھ تعلقات نہ بناؤ ورنہ تمہیں ضرور دوزخ کی آگ چھوئے گی۔

فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین (القران)

Scanned by CamScanner

سوال نمبر ۵۔(ا) زکوۃ کے پانچ مصارف سے آج کل سب سے اہم مصرف کونسا ہے۔ کیا دینی مدارس کے مہتمموں کو صدقات فرضیہ طالب علموں کے علاوہ دیگر مدارت میں خرچ کرنا یا اپنی ذات پر صرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔ کیا ایسے اموال کے حصول کے لئے بامعاوضہ سفیر رکھنا اور ان کو کمیشن دینا جائز ہے؟

زکوۃ عشر اور دیگر صدقات فرضیہ جیسے بیان کیا جاچکا ہے ان کے مصارف صرف پانچ قسم کے لوگ فقیر، مسکین، مقروض، مسافر اور مجاھد میں آج کل سب سے اہم مصرف طالبعلم ہیں کیونکہ ان کی اکثریت فقراء پر مشتمل ہوتی ہے اور بعض اگر صاحب حیثیت بھی ہوں تو مسافر ہوتے ہیں اور اگر کچھ ایسے ہوں جو فقیر اور مسافر نہ ہوں تو فی سبیل اللہ میں سارے طالبعلم شامل ہوتے ہیں۔

حضور کریم ﷺ نے فرمایا ""من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ" (ترمذی) اس طرح طالبعلم یقینی طور پر صدقات فرضیہ کا مصرف ہیں۔

جہاں تک بعض مہتممون کے متعلق خیال کے وہ صدقات فرضیہ اپنی ذات پر خرچ کرتے ہیں تو اس کی دو صورتیں ہیں یا تو وہ فقیر و مسکین ہوں گے تو اموال صدقات فرضیہ لینا جائز ہیں لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنھوں نے ایسے اموال کو بلاجواز اپنی ذات پر خرچ کیا اور ایسے اموال سے عیش و عشرت کی زندگیاں گزار رہے ہیں اور جائیدادیں بنارہے ہیں ایسے اموال زیادہ سے زیادہ جمع کرنے کے لئے سفیر رکھتے ہیں اور ان کو زکوۃ عشر کے مالوں کے کمیشن دیتے ہیں یہ سب کچھ ناجائز ہے اور ایسے لوگ حرام خوری کے مرتکب ہوتے ہیں اور اپنی آخرت کو برباد کررہے ہیں۔ (اللہ تعالی ہمیں حرام کا مال کھانے یا غرباء و مساکین کے مال کھانے سے بچائے اور ہماری غلطیوں سے درگزر فرمائے۔) ایسے مہتمموں کے متعلق اللہ تعالی کا یہ فرمان مکمل ان کے حالات کی عکاسی کرتا ہے۔

Scanned by CamScanner

ترجمہ :۔ ذرا اس کی طرف تو دیکھو جس نے بنالیا ہے اپنا خدا اپنی خواہش کو اور گمراہ کردیا ہے اسے اللہ نے باوجود علم کے اور مہرلگادی ہے اس کے کانوں اس کے دل پر اور ڈال دیا ہے اس کی آنکھوں پر پردہ۔ پس کون ہدایت دے سکتا ہے اسے اللہ کے بعد (لوگو) کیا تم غور نہیں کرتے (سورہ جاثیہ آیت نمبر۲۳)

فضائل زکوۃ

ارشاد ربانی ملاحظہ ہو خذ من اموالھم صدقتہ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم○ ان صلوتک سکن لھم (توبہ ۱۰۲)

ترجمہ :۔ (اے حبیبؐ)وصول کیجئے ان مالوں سے صدقہ تاکہ اپ کریں انھیں پاک اور بابرکت فرمائیں انھیں اس ذریعہ سے نیز دعا مانگیں ان کے لئے بے شک آپ کی دعا (ہزار تسکین کا باعث ہے ان کے لئے)

فیجتمع المذکی الطھارتِ من دنس الذنوبِ ولخلف فی الدنیا وثواب فی الاخرۃ (الجوھرہ ص ۱۳۲)

ترجمہ : زکوۃ ادا کرنے والے کو گناہوں کی میل سے پاکیزگی دنیا میں مال میں برکت اور آخرت میں ثواب حاصل ہوتا ہے۔

———— زکوۃ کے وجوب میں اللہ تعالیٰ کی حکمت زکوۃ ادا کرنے والے کے نفع کے لئے ہے اور حسن معاشرت کے لئے بھی ہے کہ مسلمان فقیر مسکین معذور ار مجبور مسلمان اسلامی ملک میں دست سوال دراز کرنے یا چوری ڈاکہ ڈالنے پر مجبور نہ ہو اس لئے مفرین کرام نے زکوۃ عشر کی افادیت کے اس پہلو کو اجاگر کیا ہے۔

———— قال رسول اللہ ﷺ حصنوا اموالکم بزکوۃ وداووا مرضکم بصدقت واستقبلو انولم البلایا بدعاء

ترجمہ حضور علیہ سلام نے فرمایا زکوۃ دیکر اپنے مالوں کو محفوظ بنالو اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کرو اور مصبتیں آنے سے پہلے دعا کرو

Scanned by CamScanner

قال رسول ﷺ ان الله لم یفرض الزکوۃ الالیطیبا بھا مابقی من اموالکم

ترجمہ : اللہ تعالی نے زکوۃ اس لئے فرض فرمائی ہے کہ تمہارے بقایا مال کو پاک کردے۔

زکوۃ نہ دینے والے کا شرعی حکم

زکوۃ اسلام کا رکن اور اس کی فرضیت قرآن مجید' احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے اس لئے زکوۃ کا منکر کافر اور زکوۃ' عشر کا تارک مانع گناہگار اور مستحق قتل ہے فھیما فرضیتہ محکمتہ یکفر جاھدھا ویقتل مانعھا (فتاوی عالمگیری ص ۱/۱۷۰)

زکوۃ ایک محکم فرض ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہوجاتا ہے اور اسے ادا نہ کرنے والا' منع کرنے والا واجب القتل ہوجاتا ہے۔

زکوۃ ادا نہ کرنے والے پر دنیا و آخرت کا عذاب

ارشاد ربی ہے والذین یکنزون الذھب والفضتہ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیھم یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ماکنزتم لانفسکم فذوقوا ماکنتم تکنزون (سورۃ توبہ آیت ۳۵-۳۴)

ترجمہ :۔ اور جو لوگ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا چاندی اور نہیں خرچ کرتے اسے اللہ کی راہ میں تو انھیں خوشخبری سنادیجئیے دردناک عذاب کی۔ جس دن بنایا جائے گا یہ سونا چاندی جہنم کی آگ سے پھر داغے جائیں گے ان کی پیشانیاں ان کی پشتیں اور ان پہلو (ان کو بتایا جائے گا) کہ یہ ہے جو تم نے جمع کر رکھا تھا اپنے لئے تو (اب لو چکھو (سزا) اس کی جو تم جمع کیا کرتے تھے۔

قال رسول اللہ ﷺ من اتاہ اللہ مالا" فلم یود زکاتہ مثل لہ مالہ یوم القیامہ شجاعا" اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیمہ ثم یاخذ بلھزمتیہ یعنی شدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک ثم تلا ولا تحسبن الذین یبخلون بھا اتاھم اللہ من فضلہ (رواہ البخاری' مشکوۃ)

Scanned by CamScanner

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ مال دیا سو اس نے اس کی زکوۃ اداٰ نہ کی تو اس کا یہ مال اس کے لئے گنجا سانپ بنایا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ سانپ قیامت کے دن اس کی گردن میں بطور طوق ڈالا جائے گا پھر سانپ اس کے منہ کے دونوں کناروں کو یعنی باچھوں کو پکڑے گا پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی جو لوگ بخل کرتے ہیں یہ گمان نہ کریں کہ انھیں اللہ کے فضل میں سے کچھ پہنچے گا۔

---------- عن عبداللہ بن مسعودؓ قال امرنا باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ ومن لم یزک فلا صلوۃ لہ

ترجمہ :۔ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں نماز، زکوۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا جو شخص زکوۃ ادا نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہے محدثین کرام اور مفسرین عظام بحث فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نماز اور زکوۃ دونوں کو جمع فرمایا ہے۔ اور حرف عطف واؤ کو استعمال فرمایا ہے جو کہ معطوف علیہ (مقدم) معطوف (مدخول) کو جمع کرکے ایک حکم کے تحت کرتا ہے لہٰذا نماز اور زکوۃ ایک ساتھ فرض ہیں لہٰذا جو شخص زکوۃ ادا نہیں کرتا اس کی نماز جائز مقبول نہیں ہے۔

عشر کے چند ضروری مسائل

زمین کی پیداوار کے عشر کے لئے جس طرح کوئی نصاب معین نہیں ہے اسی طرح بیج، بیجائی، پانی، کھاد، فصل کی کٹائی اور چھنائی وغیرہ تمام زرعی اخراجات منہا کرنے سے پہلے کل پیداوار کا عشر ادا کرنا فرض ہے۔

زمین کی کل پیداوار کا عشر پہلے نکالا جائے اس پیداوار کے زرعی اخراجات عشر سے بقیہ پیداوار میں سے پورے کیے جائیں ولا تحسب اجرۃ العمال ونفقۃ البقرۃ وکری الانہار واجرۃ الحافظ وغیر ذلک فیجب اخراج الواجب من جمیع ماخرجتہ الارض عشرا" اونصفا" (فتاوی عالمگیری ص ۱/۱۸۷)

ترجمہ :۔ فصل کی تیاری کے لئے ہل چلانے، نالے نکالنے، مزدور، محافظ رکھنے کے

اخراجات اور بیجائی کٹائی وغیرہ کے اخراجات نکالنے سے پہلے زمین کی کل پیداوار کا دسواں حصہ (اگر زمین بارانی ہو) یا بیسواں حصہ (اگر زمین نہری یا ٹیوب ویل وغیرہ سے سیراب ہوتی ہو) نکالنا واجب ہے۔

عشر کے فرض ہونے کی شرائط دو ہیں۔

شرط اہلیت و شرط محلیت

شرط اہلیت کی دو قسمیں ہیں (ا) اسلام (۲) اس چیز کا علم کہ یہ فرض ہے زمین کا مالک ہونا شرط نہیں ہے۔ بلکہ زمین سے حاصل شدہ جس کا مالک ہونا ضروری ہے۔

شرائط محلیت کی کئی قسمیں ہیں۔

(ا) زمین عشری ہو۔ خراجی نہ ہو (اگر خراجی ہو تو اس میں خراج ہو گا عشر نہیں ہو گا)

(۲) فصل موجود ہو۔ اگر زمین میں کچھ پیدا نہیں ہوا تو عشر نہیں ہو گا۔

(۳) عشر اس زمین مین ہو گا جسے خود کاشت کیا جائے۔ خود بخود پیدا ہونے والی فصلوں میں عشر نہیں ہوتا جیسے لکڑی خود رو گھاس پھوس یا کوندر کانے وغیرہ کیونکہ یہ چیزیں زمین سے مطلوب نہیں ہوتیں اور نہ ہی انہیں غلہ یا زمین کی پیداوار کہا جاتا ہے لیکن اگر کسی شخص نے کوندر کانے کے لئے زمین کو مخصوص کردیا تو اب اس میں عشر واجب ہو گا۔ کیونکہ اس سے بھی فصل کا مقصد مکمل طریقہ سے حاصل ہو جاتا ہے۔

(۴) گنے اور زیرہ پر عشر واجب ہے کیونکہ زمین سے اس کا حصول مقصود ہوتا ہے حضرت امام اعظمؒ کے مذعب کے مطابق پیداوار کا سال بھر تک صحیح رہنا وجوب عشر کے لئے کوئی شرط نہیں ہے جیسے سبزیاں یا لوسن شوتالہ گھاس وغیرہ کھیرے تریں پیاز لہسن اور کی قسم کی دوسری چیزیں اور سیدنا امام اعظمؒ کے نزدیک وجوب عشر کے لئے کوئی نصاب شرط نہیں ہے زمین سے جو کچھ بھی پیدا ہو تھوڑا ہو یا بہت زیادہ سب میں عشر فرض ہے۔ (بدائع و صنائع۔ ج ۲ ص ۲)

وما علینا الا البلاغ المبین

Scanned by CamScanner

تحریک اسلامی انقلاب کی شائع کردہ چند اہم کتابیں

تحریر: سید محمد جمال الدین کاظمی

اسلام اور عورت کی حکمرانی

اسلام میں عورت کی حکمرانی کے عدم جواز پر ایک مدلل کتاب ۲۶۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب اپنے موضوع پر حرف آخر رکھتی ہے۔

مغربی پارلیمانی طریق انتخاب
علماء امت کی نظر میں

۲۰۸ صفحات پر مشتمل بیس مقتدر علماء کی تحقیق کا مجموعہ

اسلامی نظام اور مغربی جمہوری پارلیمانی نظام

۵۰ صفحات پر مشتمل تقابلی جائزہ

اثبات عذاب قبر

عذاب قبر کے ثبوت پر ایک حیرت انگیز اور لاجواب تحریر

گل گلستان اہل بیت

اہل بیت کرام اللہ کی محبت میں ڈوبی ہوئی ایک شگفتہ کلی

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

ہر فرد ملت اسلامیہ پر عائد ہونے والے فرائض کو سمجھنے کے لئے بے مثال کتاب

اسلامی نظام اور ایرانی انقلاب

۱۰۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ایسی کتاب ہے کہ اس موضوع پر اتنی تحقیقی اور جامع تحریر شاید پہلے آپ نے نہ دیکھی ہوگی۔

لانگ مارچ

۱۹۸۶ء میں اسلامی نظام کے نفاذ کے مطالبے کو تسلیم کرانے کے لئے کراچی تا اسلام آباد پیدل لانگ مارچ کی تفصیلی روداد

ملنے کا پتہ:

قمر العلوم فریدیہ رضویہ ماری پور روڈ، کراچی نمبر ۵۳ فون: 7526485

شمس العلوم نصیریہ غوثیہ خواجہ آباد شریف (میانوالی) فون: 390191

دار العلوم جامعۃ العمر کندیاں (میانوالی) فون: 41188

Scanned by CamScanner